

اگر کسی کی طرف سے ذکر کریں کر دیتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ سخت بگاڑ ہو گیا ہے اور عاشق کے لیے شکایت کا موقع پیدا ہوتا۔ اب صورت یہ ہے۔

۱۔ محبوب ذکر پر خفگی کبھی ظاہر نہیں کرتا۔ اگر ایسا ہوتا تو عاشق معذرت کر دیتا۔

۲۔ نفرت بھی ظاہر نہیں کرتا۔ اگر ایسا ہوتا تو شکایت کی گنجائش پیدا ہو جاتی۔

۳۔ اظہارِ ملال بھی نہیں کرتا کہ عاشق کے لیے منالینے کا موقع نکل آتا۔ یہ تمام صورتیں ختم کر دیں، البتہ اگر کوئی ذکر چھڑ دے تو سن لیتا ہے، نہ کامل بے تعلقی ہے، نہ خفگی ہے، نہ ملال ہے اور عاشق کے لیے یہ صورتِ حال گولگو کی ہے۔ نہ وہ اسے توجہ قرار دے سکتا ہے، نہ بے توجہتی۔

۲۔ شرح : اے غالب ! ہم تیرا احوال محبوب کو ضرور سنا دیں گے، لیکن وہ سب کچھ سن کر تجھے بلا لے، اس کا ذمہ ہم نہیں لے سکتے۔

مولانا طباطبائی نے لکھا ہے کہ اس شعر کے وجوہِ بلاغت بہت دقیق ہیں۔ بیچ والوں کا کہنا کہ سنا دیں گے ہم ان کو "اس کے معنی محاورے کے رو سے یہ ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح مناسب موقع دیکھ کر اور محبوب کے مزاج کا اندازہ کر کے باتوں باتوں میں یا ہنسی ہنسی میں تیرا حال گوش گزار کر دیں گے۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ تمام معنی الفاظ کے موقع استعمال سے ظاہر ہیں اور پتا چلتا ہے کہ محبوب بڑا مغرور، نازک مزاج، خود میں اور خود آرا ہے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اگر ان الفاظ کی جگہ کہتے : "کہ دیں گے ہم ان سے" تو ان میں سے اکثر معافی فوت ہو جاتے۔ پھر "اجارہ نہیں کرتے۔ ایسے موقع پر بولا جاتا ہے، جب کوئی شخص اصرار سے کہے، کہ جس طرح بنے، میرا ان کا ملاپ کرادو۔ غرض شعر سے عاشق کی بتیابی اور اصرار، محبوب کا غرور و ناز و نونوں تصویریں واضح ہو گئیں۔